

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

الحمد لله على افسانه كه نشسته
 Date: ...



از تصانیف قطب زبان غوث دوران سالک سالک شلیت
 واقف معارف طریقت حقیقت آگاه معرفت دستگاه
 حافظ کتاب البیاض مولانا حاجی امداد الله تھانوی شیخی قادری
 نقشبندی سهروردی ثم المکی دست فیوضم باہتمام حقیر الانام
 محمد عبد الواحد علی اہل الصبیح بجاہ بقید ۱۳۸۷

مطبعہ و مکتبہ دارالعلوم
 دہلی محبتی واقعہ مطبوعہ

اور باخانے میں جاتے وقت اللہ تعالیٰ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبْثِ وَالْكَبَرِ اور نکلنے وقت عَمْرُکَ
اَحْمَدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَكَفَّ عَنِیْ اور ہر وقت اُٹھتے بیٹھے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور
اللّٰہُمَّ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ معمول رکھے اور اگر اور زیادہ اور او مطلوب ہوں تو کتب حدیث مثل حسن میں
وغیرہ سے لیکے عمل میں لاؤں بہر حال اذکار اور اشغال قلبیہ میں مشغول رہیں جس سے تصفیہ قلب کا
ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو

بیان اذکار اور اشغال و مراقبات کا

جو بزرگان طریقت نے تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے واسطے تجویز کئے ہیں ان میں سے بارہ نسخ ہیں جو
حضرت چشتیہ کرنے میں طریق انکا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار پھر اور یکساں کر کے اور ہاتھ
اٹھا کے یہ دعا بخند و طلب اللہ صلی علیہ وسلم و نور قلبی و نور روحی کہ اے اللہ یا اللہ
یا اللہ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے
چار زانو بیٹھے اور دہانے پانوں کے انگوٹھے سے اور چوڑنگلی اسکے پاس ہے اس سے رگ کیماس کو
کہ بائیں زانو کے اندر ہے محکم پڑے اور کر کو سیدھی رکھے پھر دہلی سے ہیبت اور حرمت اور عظیم
قام کے ساتھ خوش حالی سے ذکر شروع کرے بعد از دو اسم اللہ کے باخلاص تمام تین بار کلمہ طیب اور
ایک بار کلمہ شہادت پڑھے سر کو قلب کی طرف کہ زربہان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے
جھکا کے کلمہ کا کوفت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچ کر اور الہ کو دھنے موٹہ ہے پوچھا کے سر کو
پشت کی طرف مائل کر کے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں نکال کر پس پشت ڈال دیا اور دم کو
چھوڑ کر فقط لا اللہ کی زور اور سختی سے دل پر ضرب ماری کہ عشق اور زور مائی کو دل میں داخل
کیا اسی طرح اس نفی اثبات کو فکر اور ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دست و بار رکھے اور اس ذکر میں
۴ بار لا اللہ الا اللہ دسویں مرتبہ پھر لا اللہ کے بعد اس کے بطور سابق میں بار کلمہ طیب
اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن بتدی کلمہ لا اللہ میں لا محض ورم توسط لا محض اور سختی
لا موجود ملاحظہ کرے اسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہو کے تصور کرے کہ فیضان الہی عرش سے
میرے سینے میں آتا ہے

وہ جو بزرگان طریقت نے تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے واسطے تجویز کئے ہیں ان میں سے بارہ نسخ ہیں جو حضرت چشتیہ کرنے میں طریق انکا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار پھر اور یکساں کر کے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا بخند و طلب اللہ صلی علیہ وسلم و نور قلبی و نور روحی کہ اے اللہ یا اللہ یا اللہ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے چار زانو بیٹھے اور دہانے پانوں کے انگوٹھے سے اور چوڑنگلی اسکے پاس ہے اس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے محکم پڑے اور کر کو سیدھی رکھے پھر دہلی سے ہیبت اور حرمت اور عظیم قام کے ساتھ خوش حالی سے ذکر شروع کرے بعد از دو اسم اللہ کے باخلاص تمام تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھے سر کو قلب کی طرف کہ زربہان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمہ کا کوفت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچ کر اور الہ کو دھنے موٹہ ہے پوچھا کے سر کو پشت کی طرف مائل کر کے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں نکال کر پس پشت ڈال دیا اور دم کو چھوڑ کر فقط لا اللہ کی زور اور سختی سے دل پر ضرب ماری کہ عشق اور زور مائی کو دل میں داخل کیا اسی طرح اس نفی اثبات کو فکر اور ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دست و بار رکھے اور اس ذکر میں ۴ بار لا اللہ الا اللہ دسویں مرتبہ پھر لا اللہ کے بعد اس کے بطور سابق میں بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن بتدی کلمہ لا اللہ میں لا محض ورم توسط لا محض اور سختی لا موجود ملاحظہ کرے اسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہو کے تصور کرے کہ فیضان الہی عرش سے میرے سینے میں آتا ہے

طریق ثبات مجدد

پھر وہ زانو پٹھے اور گھر کو سیدھی کرے اور سر کو دھن موٹھے پہ لچا کے لفظ **اَللّٰہ** کو زور اور سختی
 دل پر پڑھ کرے اسکو چار سو بار وادام کرے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ
 شہادت کہے اور لمبے در لمبے مراقب رہے۔

طریق ذکر اسم ذات

پھر ذکر اسم ذات **اَللّٰہ** کا کرے اس طرح سے کہ اول حرف **ہاء** لفظ **اَللّٰہ** کو پیش اور دوسری **ہاء**
 لفظ **اَللّٰہ** کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور انگلیں بند کر کے اور سر کو دھن موٹھے پہ لاکے
 لفظ مبارک **اَللّٰہ** کی دونوں ضرب جھراور قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات
 دوسری کو چھ سو بار وادام کرے۔ لیکن دسویں گیارہویں بار **اَللّٰہ** کا خبری **اَللّٰہ** ناظری **اَللّٰہ** معنی
 مع ملاحظہ معنوں کے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو
 بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے پھر ایک غریبی اسی طرح سر کو
 جانب پٹھے موٹھے کے کج کر کے لفظ مبارک **اَللّٰہ** کو دل پر سو بار وادام ضرب کرے بعد
 تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے کے در و شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار
 پڑھ سکے دعا مانگے اور مناجات کرے کہ اے نبی تو ہی مقصود اور رضامندی مطلوب ہے ترک کیا ہے
 دینا اور آخرت واسطے تیرے عطا کر چکے نعمتیں اپنی اور وصول تام درگاہ مقدس اپنی میں آمین

طریق ذکر ماس انفاس کا

یعنی اپنے انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گزرے خواہ ذکر کبھی
 ہو خواہ ذکر نہ ہو وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ **اَللّٰہ** اور وقت داخل ہونے
 سانس کے دم کے ساتھ **اَللّٰہ** کھے دہن بہت بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذکر کرے
 اور نظرات پر رکھے جان سے جاری کرے۔

طریق دوسرا یہ ہے کہ لفظ مبارک **اَللّٰہ** کو سانس کے ساتھ اور پکھنیے اور لفظ ہو کے ساتھ
 سانس کو چھوڑ دے اس رخ کے خیال و روحیان سے ایسی کثرت اور شوق کرے کہ دم ذاکر اور

سلسلہ کلامی
 حافظہ محفوظ اور مدنی
 لاسو کا کر سہی
 واسطہ ملاحظہ فرمائی
 قبول ملاحظہ فرمائی
 اور اس
 سلسلہ کلامی
 حافظہ محفوظ اور مدنی
 لاسو کا کر سہی
 واسطہ ملاحظہ فرمائی
 قبول ملاحظہ فرمائی
 اور اس

[illegible]

مراتب دوسرا اللہ نور السموات والارض انوار الہی کو کہ ہر زمان مکان میں
موجود ہے جیسا کہ وجہ دہستی اسکی کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جائے۔
طریق ذکر اسم ذات جو خلق لطائف ستہ سے ہوا وہ یہ جو کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور نہکین
بند کر کے بزبان خیال دل صنوبری سے اللہ اللہ کہے اس طرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات
نجانے اس حیثیت کو بمقدار اپنے اٹھتے بیٹھتے ترک نہ کرے اس طرح چھوٹ اطفیون کو ترتیب کو
کے ساتھ جاری کرے یہاں تک کہ خود اُن کے ذکر سے واقف ہوا و غرض جان تو کہ جسم النساغین
چھ لطیفین یعنی چھ مقام میں کہ فیضان و برکات اور انوار الہی سے لبریز ہیں۔

اول الطیف قلبی ہو کہ مقام اس کا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہو اور نور اس کا سرخ
دوسرا طیف روحی ہو جگہ اس کی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہو اور نور اس کا سفید
تیسرا طیف نفسی ہو کہ مقام اس کا زیر ناف ہو اور اس کا زر دسہ -
چوتھا طیف - سری ہے کہ جگہ اس کی ماہین سینے کے ہو اور نور اس کا سبز ہے -
پانچواں طیف - خفی ہو جگہ اس کا پیشانی ہو اور نور اس کا نیلگون ہے -

چھٹا لطیفہ۔۔ اخفی ہر موضع اس کام الدماغ جو نور اس کا سیاہ ہے شل سیاہی شرم کے
سب طلب کو چاہئے کہ ان جھوٹ لطیفوں کے ذکر اور شغل میں اس قدر مشغول ہو اور شوق کرے
کہ اثر ذکر کا ظاہر ہو باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بقضیل تمام مع سلوک کامل ضیاء
القلوب میں بکھیر چکے ہوں دوبارہ کہنے کی حاجت نہیں اللہ جل جلالہ تقدس وتعالیٰ ہم کو

عالی مرتبتی سے
 افسوس کہ لاؤ نہ
 اب یہ صاحبکار ایک
 کہم ہی اس سے
 غلیظ نسبت کا کیا یہ
 نہ ہو حاصل ہو گیا
 غلبہ ہو کر اور
 ۱۱۰۰ عظام الدنہ
 جنس لطافہ یعنی
 بہادر ہو کر
 ہو اور
 قدرت
 اور محنت اور
 انوار آسمانی دل میں
 وقت بیک وقت
 اور خصوصاً
 سجاد نقاش کی
 حاصل ہو ۱۱۰۰
 عقی الدنہ

اور تم کو اور سب کو خاص فضل و کرم اپنے سے بہت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرماوے کہ شب و روز ہر حال میں ہر دم اُسی کے ذکر و شغل عبادات طاعات و رضیات میں رہیں اور ایک دم اس سے غافل نہ ہوں اور غیر اللہ کو دل میں جگہ نہ دیں اور محبت اور معرفت اور حضوری دائمی اسکی کہ جو خلقت انسانی سے مقصود اور مطلوب حاصل کریں اور اپنی حقیقت کو پہچانیں اور اُسی سے جین اور اُسی پر مریں اور اُسی میں اُٹھیں۔ اَمِّیْنَ اَمِّیْنَ اَمِّیْنَ یَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ شَفِّعِنَا حَاجَتِہٖ وَ اِلَیْہِ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ عرۃ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۷۳ ہجری

شجرات و سلاسل شجره

بدانکه فقیر اما دایه حفظ الله عنه را نسبت بیعت و اجازت از رسول انا و مرشدنا حضرت میا محبوب
نور محمد خجانه نوی و ایشانرا از حضرت حاجی عبدالرحیم از شاه عبدالهیاری از شاه عبدالهاکی
از شاه عضدالدین از شاه محمدکی از شاه محمدی از شیخ محب الله که آبادی از شیخ ابو سعید
از شیخ نظام الدین از شیخ جلال الدین از شیخ عبدالقدوس گنگوہی از شیخ محمد عارف از شیخ
عارف بن احمد از شیخ عبدالرحمن زردلوی از شیخ جلال الدین پانی پتی از شیخ شمس الدین
از شیخ علاء الدین صابر از شیخ فرید الدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از
خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زمری از خواجہ سوو و از خواجہ ابو یوسف از خواجہ ابو محمد
محمد تم از خواجہ ابدال حشمتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ ممشاد از خواجہ ابو ہریرہ بصری
از خواجہ خدیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبدالواحد از خواجہ
امام حسن بصری از امیر المؤمنین علی رضیوان اللہ تعالیٰ عنہم از حضرت خاتم النبیین محمد رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم

شجره قاف

حضرت عبدالقدوس گنگوہی را اجازت و خرقہ از یہود و درویش محمد بن قاسم از سید
بدین بھڑاچی از سید اہل ازخند و مہمانیان جہان گشت از سید جمال الدین بخاری

از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید بن ابوالقاسم از شیخ ابوالکارم فاضل از شیخ قطب الدین
 ابوالنفیث از شیخ شمس الدین علی الفتح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ عبدالقادر
 جیلانی از شیخ ابوسعید خدری از شیخ ابوالحسن قرشی از شیخ ابوالفرح از شیخ عبدالواحد بن
 عبدالعزیز از شیخ ابوبکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی
 از شیخ داود طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی کرم الله وجهه از حضرت
 سرور عالم صلی الله علیه و سلم

شجره نقشبندیه

و نیز حضرت سید اجل بهر انجی را از مرشد خود شاه عبدالحق از خواجه عبید الله احرار از خواجه مولانا
 یعقوب چرخانی از خواجه علاء الدین عطار از خواجه بهاء الدین نقشبند از خواجه سید امیر کلال
 از خواجه محمد بابا تاحاسی از خواجه عزیزان علی رامینی از خواجه ابوالخیر فنونی از خواجه محمد عارف یوگرانی از خواجه عبدالقادر
 عجمی وانی از خواجه یوسف بهمانی از خواجه ابوعلی فارمدی از خواجه امام ابوالقاسم قشیری از خواجه
 ابوعلی دقاق از خواجه ابوالقاسم نصیر آبادی از خواجه ابوبکر شبلی از سید الطائفه جنید بغدادی
 از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داود طائی از خواجه حبیب عجمی از امام الاولیا
 حسن بصری از امیر المومنین علی رضوان الله علیهم اجمعین از سرور عالم صلی الله علیه و سلم

شجره سهروردیه

و نیز سید اجل بهر انجی را از اجازت و خرقه از سید جمال الدین بخاری از شیخ رکن الدین
 ابوالفتح از والد خود صدر الدین از والد خود شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی از شیخ امام الطریقه
 شهاب الدین سهروردی از شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی از شیخ حبیب الدین
 عبدالقاهر سهروردی از شیخ ابو محمد بن عبد الله از شیخ احمد دینوری از مرشد و علو و پیوری از
 حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داود طائی از شیخ خواجه حبیب عجمی از خواجه امام
 حسن بصری از امیر المومنین علی کرم الله وجهه از سرور عالم صلی الله علیه و سلم - و نیز فقیر را
 در سلسله نقشبندیه از مرشد سابق از مولانا و مرشد نا نصیر الدین مجاهد دهلوی و ایشان را

ارشاد محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ محمد تقی اللہ محمد نقشبند ثانی از
خواجہ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ گلنگی از مولانا
درویش از مولانا زاہد از عبید اللہ احرار تاسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باقی کیفیت سلاسل
تفصیل تحقیق تمام در رسالہ ضیاء القلوب نوشتہ شد از ان بگنجد فقط

شجرہ پیران چشت بل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کے واسطے	عرض کرنا شاہ یونان دل خدا کے واسطے
محمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے	
ہے در دو وقت ختم الانبیاء کے واسطے	اور سب صحابہ آل مصطفیٰ کے واسطے
فصل کر ہم پر الہی مجتبیٰ کے واسطے	
در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے	آسمان تیرا ہے پر مجھ بیٹو کے واسطے
رحم کر مجھ پر الہی اولیاء کے واسطے	
ادن بزرگوں کو شفیق لایا ہونہیں ہو کماول	یکجویہ عرض میری انکی برکت سے قبول
ہاتھ اوٹھاؤں جب تیرے آگے دعا کیواسطے	
پاک کر ظلمات و عصیان سے الہی دل مرا	کر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیاء کے واسطے	
ایسے منہ پر گردن تو بان بار بار اکھ عید	اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل عزا کے واسطے	
کردہ پیدا درد و غم میرے دل انگارین	بار بار آؤں جس سے اے باری سے دہرا پڑ
شیخ عبدالباری شہ بے ریا کے واسطے	
شرک و عنیائی غفلت سے بچا کر لے کریم	کہدایت مجھ کو اپراہ صراط المستقیم
شاہ عبدالہادی پیر ہدی کے واسطے	

دین و دنیا کی طلب غرت نہ ہواری سبھی	اپنے کوچہ کی عطا کردلت دھواری سبھی
شاہ عضد الدین غزنوی دوسرا کے واسطے	
وہ پہلے عشق محمد اور محمد یوں میں گین	ہو محمد ہی محمود و صبر ارات و ن
شہ محمد اور محمد ہی انقیاب کے واسطے	
عشق حق حبیب الہی حب مولانا حب رب	الغرض کر دے سبھی جو محبت سب گاہ
شہ محمد الدین با صفا کے واسطے	
اگر میں غرق تفاوت ہوں مساوت سے	پر تو فتح ہے کرے مجھ سے شقی کو ٹیس
یوسفید اسماعیلی ورا کے واسطے	
قال ابرہہ مال ابرہہ سب میرے ابرہہ میں کام	لطف سے اپنے مے کر ملک میں کا نظام
شہ نظام الدین غنی مقتدا کے واسطے	
سب ہی میں میرا اور یہی سب ملک مثال	یہ اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل احضیا کے واسطے	
عشق دنیاوی سے کہے پاکہ کجاوے حبیب	اپنے باغ قدس کی کسیر پیرے نصیب
محمد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے	
اگر مضر روح کو بوسے محمد دست مری	اور مشورہ چشم کر روئے محمد سے مری
اسے خدا شیخ محمد درہنما کے واسطے	
اگر عطار راہ شریعت روئے احمد سے سبھی	اور دکھاو حقیقت خوش احمد سے سبھی
شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے	
اگر کولہ سے راہ حقیقت قلب پر با حق مرے	اگر کھلی حقیقت قلب پر با حق مرے
اگر عبدالحق شہ ملک بقا کے واسطے	
دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال	ایک ترہ دکھا با حق مرے دل میں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر لا دہیا کے واسطے	

ہے جگہ ظلمت عصیان سے میل ٹٹیں بن	اگر نور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے	
اے مے اللہ رکھ نہ وقت ہر لیل و نہار	عشق میں اپنے پیچھے بے صبر و میناب و نہار
شیخ علاؤ الدین صابر بار خاں کے واسطے	
مے طاعت تجھ کو حق کلیتی ایمان سے	اور صلاوت تجھ کو شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے	
عشق کی رہ میں ہوئے جون اہلیا اکثر شہید	غیر تسلیم سے اپنے مجھ بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقبول دلا کے واسطے	
سہل تر ہے جو غرض شیطان دیتے ایمان دین	جلد ہوا کر مایا رب مددگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے	
یا الہی بخش ایسا بخود ہی کا مجھ کو جسام	جس سے عجز عشق نبی مجھ کو ہوئے اور کام
خواجہ عثمان با شرم و میا کے واسطے	
حور کر مجھ سے محرم موت و میات مستعار	زندہ کر دو کر شریفی سے اے پروردگار
شہ شریف زندہ فی بافت کے واسطے	
آتش شوق اقدار دلیں مے بھلے و دو	ہرین موے مے نکلے تری الفت کا دو
خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے	
رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال	عجز عشق و معرفت کا مجھ کو یارب مالک مال
شاہ بوہرست شہ و شاہ و گدا کے واسطے	
مست اور بیخ و بنا بولے محمد سے مجھے	محرم کر خواری کوئے محمد سے مجھے
بو محمد محترم شاہ دلا کے واسطے	
صدر نے احمد کے یہ بڑا سید تیری ذرا سے	کہ بدل کر دے مے عصیان کو حسنا سے
احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے	

حد سے گذرنا بچ فرقت اب تو اسے پروردگار	اگر مری شام خزان کو وصل سے روز بہا
شیخ ابوالحاق شامی خوش ادا کے واسطے	
شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر	اپنے در و غم سے یارب ل کو میرے شاد کر
خواجہ منشا دعلوی بواسطہ کے واسطے	
ہو مرے تو پاس ہر دم لیکھ میں اندھا ہوں پہ	بخش وہ نور بصیرت جس کو تو آدے نظر
بوہیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے	
عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں ملے مجھے	چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے
شیخ حذیفہ عشتی شاہ صفا کے واسطے	
نظر تباہی کی نہ خواہش گدائی کی مجھے	بخش اپنے در ملک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے	
راہزن میرے پین دو فراق باگز گران	تو پھونچ فرما دو کو میری کہیں لے مستعان
شیخ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے	
کر مرے دے تو اسے واحد دوئی کا حرف	ولیکن اور انگوٹھیں بھر دے سر سبز حدت کا
خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کے واسطے	
گر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذوالمنن	تا کہ ہوں سب کلام میرے تیری رحمت و حسن
شیخ حسن بصری امام الاولیاء کے واسطے	
دور کر دے تجا بچیل و غفلت میرے اب	کھول دے دل میں دھم تھقیق میرے اب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے	
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل گزارے	کر مشرف مجھ کو تو دیدار پہر انوارے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے	
آپرا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوں ملول	کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری فحول
یا الہی اپنی ذات کبریاء کے واسطے	

ان بزرگوں کے تین یا رب بخش ہر کارین	ارشاد مہشہ کا وسیلہ اپنے تو در بار میں
مجد ذلیل و خوار و مسکین و گد کے واسطے	
اس دوئی نے کر دیا جو دور و دھرت سوچو	کر دوئی کو دور کر پر نور و صدف سے پہنچو
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کی واسطے	
کر دیا اس عقل نے سب عقل و دیوانہ مجھے	کر دیا اس ہوش سے بیہوش مستانہ مجھے
یارب اپنے عاشقان با وفا کے واسطے	
کشکش سے نا اسید کی ہو اہو غن تباہ	دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے	
چرخ عصیان سپر سپر پر قدم بحر الم	چار سوچ فوج غم کر جلد ایسا بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے	
گرچہ میں بدکار و نالایق ہوں ایشیا جہان	پر تیرے در کو تباہ چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ مینو کے واسطے	
ہو عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے	اور نیکو زہد کا سہرا ہر دن کے واسطے
ہو عصا سے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے	
نئے فقیری چاہتا ہوں نے اسیر کی طلب	نئے عبادت نے زہد سے خواہش تمام و ادب
در و دل پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے	
عقل و ہوش و فکر اور نہ ہمار دنیا بشمار	کی عطا تو نے مجھے پر اتنا جسے پرور لگا
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کی واسطے	
گرچہ عالم میں انہی میں سب بسیار کی	پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق تیرے در بار کی
جان و دل لایا دے مجھ پر خدا کے واسطے	
گرچہ یہ ہدیہ نہ سب قابل منظور ہے	پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دہر ہے
کشکان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے	

حدیث است که هرگاه کسی حال خود را نشاید که اگر مری امر او الله وقت است امر او را

استیضه لطف و رحمت است به ابتهاج واسطه

نصایح مستقره بسم الله الرحمن الرحیم منقول است از امیر المؤمنین یحییٰ بن
 امام المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنیه که من دو از ده کلمه
 تو بهت اختیار کرده ام و هر روز سه نوبت در آن نامل میکنم و آن این است **کلمه اول** حق تعالی
 میفرماید که ای پسر آدم که البته نرسی از پنج شیطان پنج حاکمی ما و ام که سلطانی من باقی است
کلمه دوم ای پسر آدم نرسی از قوت و رزق ما و ام که خزانه من پر یابی و خزانه من هرگز
 فانی نمی شود **کلمه سوم** ای پسر آدم با چه که در هر چه درانی مرا بخوانی که البته بیایی که اجابت
 پیدا و نیکو کارانم **کلمه چهارم** ای پسر آدم بدرستی که من ترا دوست میدارم پس تو مرا
 باش و مرا دوست دار **کلمه پنجم** ای پسر آدم از هر کس این سپاس نام و ام که از هر طاعتی که بشوی
کلمه ششم ای پسر آدم ترا آفریدم از خاک و نطفه و علقه و مضغه و عاقل نشدم و آفریدم تو
 بکمال قدرت پس چگونه عاجز شوم که دو گردان تو رسا نام چرا از غیر طلبی **کلمه هفتم**
 ای پسر آدم آفریدم شیار ابدی که تو ترا آفریدم از جهت عبادت خود و تو خود را خدا نمی بینی که ای پسر
 آدم تو آفریده ام و خود را از من دور میکنی جهت غیر من **کلمه هشتم** ای پسر آدم هیچ چیز و همه کس مرا
 میخواهد از باب نفس خود و من ترا میخواهم از جهت نفس تو و تو از من بیکر نمی کنی **کلمه نهم** ای پسر
 آدم تو غم نمی گیری بجهت نفس خود و غم نمی گیری بر نفس خود و از جهت من **کلمه دهم** ای پسر
 آدم مراست بر تو فرضیه و تراست بر من روزی اگر تو مخالفت میکنی بر فرضیه من و من
 مخالفت میکنم در وادن روزی تو بنوی **کلمه یازدهم** ای پسر آدم تو طلب روزی خود را
 از من میکنی و من فرضیه فردا از تو نمی طلبم **کلمه وازدهم** ای پسر آدم اگر ارضی نشوی بچیز
 که من ترا قسمت کرده ام و راحت افتادی و آسوده شوی در همه حال دوست دارند و شادی
 و اگر ارضی نشوی با آنچه ترا قسمت کرده ام مسلط گردانم بر تو و نیار تا ترا در بدر گردانند و چون بگردد
 خوار گردی و تو بنیای مگر آنچه مقدر کرده ام **کلمه بیست و یکم**

بسم الله الرحمن الرحیم از این تمام بود و بعد از این در مطمح محتبانی بلی طبع کردید

361 P92

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

25 JAN 41

